السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں یہ دستور ہے کہ بچوں کی علالت کے موقع پر اس کی شفایابی کےلئے یا کسی اور مقصد کےلئے یوں منت مانتے ہیں ہمارا بچہ تندرست ہوجائے یافلاں مقصد پورا ہوجائے تو مسجد میں نمازیوں کےلئے رحم (چاول کے آٹے میں گ شکر گھی ملاکر تیا کیا جاتا ہے)اورملیدہ آسن کے آٹا کا بھیجیں گے ۔چنانچہ جب بچہ اچھا ہوجاتا ہے یامقصد پورا ہوجاتا ہے تو منت کے مطابق دو سیر یاتین سیر رحم اورملیدہ مسجد میں جمعہ کے دن خصوصیت کے ساتھ بھیج دیتے ہیں ۔نماز تے ہیں ۔بعض لوگ منت کے اس رحم اورملیدہ کےلینے اور کھانے کو مکروہ بتاتے ہیں اورکہتے ہین کہ منت کی جمعہ کے بعد تما نمازی امیر غریب مفلس غنی اوردوسرے خبر پانے والےبچے بہ شوق تمام اس کو تفسم کرکے کھ تماچیزیں صدقہ ہیں جس کے مستحق فقراء اورمساکین ہیں اورجولوگ اس کولیتے اورکھاتے ہیں اس منت کے رحم وملیدہ کو مصلیوں کی دعوت کا کھانا بتاتے ہیں ۔بس منت کی ہی چیز صدقہ خیرات ہ ہے یاوضایافت ہے ؟اوراس کو غنی وفقیر سب کھاسکتے ہیں یاصرف فقیر ومسکین ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس منت کاملیدہ مسجد کے تمام مصلی غریب ہوں یا امیر مفلس ہوں یاغنی بلاکراہت سب کھاسکتے ہیں ۔کیونکہ منت کا یہ ملیدہ ازقسم طعام نذر جس کے مستحق فقراء ومساکین ہیں)اورصدقہ ووخیرات نہیں ہے ۔منت ماننے واالاملیدہ یاکسی اورچیز کے ذریعہ مسجد کے عام مصلیوں کی دعوت کرنے کو بصورت نذر بیمار کی شفایالی بریالپنےکسی اورمقصد کے حصول پر موقوف کردیتا ہے اوراس دعوت میں فقیر ومفلس کی تعین کی نیت نہیں کرتا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ مسجد کے مصلیوں میں امیر وغریب سب ہیں ۔آنحضرت ﷺارشاد فرماتے ہیں : انما الاعمال بالنیات انما کل امر مانوی پس ظاہر کے خلاف اس منت کے ملیدہ کونذریاصدقہ وخیرات پر محمول کرنا صحیح نہیں ۔

نذر کی کسی بھی چیزیادعوتی کھانے کے مصرف غرباء ہیں پس اگرمدرسہ کے استادغریب ہوں تومذکورہنذر کی دعوت میں شریک ہوسکتے ہیں ۔البتہ اگربیمانے نذراس طرمانی ہے کہ صحت یاب ہونے پر غریبوں کی نیزاپنے عزیزوں اوردوستوں اوربزرگوں کیدعوت کروگاخواہ وہ غنی ہوں یاغریب تواس صورت میں تمام مدعولوگ اس نذر کی دعوت میں شریک ہوسکتے ہیں چہے وہ غنی ہویاغریب ۔ایسی دعوت میں بلاشبہ اساتذہ بھی بلالحاظ ففط وغنا کے شریک ہوسکتے ہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النذر

صفحہ نمبر 439

محدث فتویٰ